ماہنامہ آبگینۂ زبان، کوٹ سبزپور
ISSN: 2253008 – 0474

صوتی تبدیلی اور قدیم بولیوں کے مطالعے سے ماہرین نے وادیٔ سرخاب کے نئے نام کی اصل دریافت کر لی

از: ڈاکٹر نسرین اختر قریشی

وادیٔ سرخاب کے نئے نام کی اصل کے بارے میں برسوں سے جو قیاس آرائیاں جاری تھیں، اب ان پر ایک مستند تحقیق سامنے آ گئی ہے۔ ماہرین کے مطابق نام کی جڑ نہ تو کسی بادشاہ کے لقب میں ہے اور نہ ہی کسی مذہبی روایت میں، بلکہ یہ خالص صوتی تبدیلی کا نتیجہ ہے۔ اس انکشاف نے ان لوگوں کو بھی حیران کر دیا ہے جو اس علاقے کی تاریخ کو اپنی گھٹی میں پیتے آئے ہیں۔

یہ تحقیق ڈاکٹر نسرین اختر قریشی کی سربراہی میں قائم ادارۂ لسانیات و ثقافت کے ایک خصوصی منصوبے کے تحت کی گئی۔ منصوبے کے ذمے یہ کام تھا کہ وادی اور اس کے گرد و نواح میں بولی جانے والی تمام بولیوں کا تقابلی مطالعہ کیا جائے۔ ٹیم نے 2 ہزار 3 سو 40 الفاظ جمع کیے، جن میں سے 1 ہزار 7 سو الفاظ ایسے نکلے جن کی آواز میں وقت کے ساتھ تبدیلی آئی۔ انہی الفاظ کے تجزیے سے یہ راز کھلا۔

ڈاکٹر نسرین اختر نے بتایا کہ پرانی بولی میں ’سرخاب‘ کا تلفظ ’سرکھاب‘ کے قریب تھا۔ وقت کے ساتھ ’ک‘ کی آواز نرم ہو کر ’خ‘ میں بدل گئی اور یہی تبدیلی نام کی شکل بدل گئی۔ ان کے بقول ’یہ کوئی اچانک واقعہ نہیں بلکہ نسلوں کے بولنے کا انداز ہے جو آہستہ آہستہ بدلتا گیا‘۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی تبدیلی دنیا کی کئی زبانوں میں عام ہے۔

اس تحقیق کا سب سے دلچسپ حصہ وہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ نام کا کسی بادشاہ یا فاتح سے کوئی تعلق نہیں۔ ڈاکٹر نسرین اختر نے کہا کہ ’ہم نے کسی بھی پرانی دستاویز میں کسی حکمران کا نام نہیں پایا جس سے یہ نام منسوب کیا جا سکے‘۔ ان کے مطابق یہ نام ہمیشہ سے جگہ کا نام رہا ہے، کسی شخص کا نہیں۔ یہ بات ان روایات کو بھی رد کرتی ہے جن میں کہا جاتا تھا کہ نام کسی فاتح کے لقب سے نکلا ہے۔

ادارۂ لسانیات و ثقافت کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں کبیر نے کہا کہ ادارہ اس تحقیق کو اسکولوں کے نصاب میں شامل کرنے کی تجویز دے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’بچوں کو یہ سکھانا ضروری ہے کہ نام یاد کرنا ہی کافی نہیں، ان کی اصل جاننا بھی اتنا ہی اہم ہے‘۔ ادارہ اگلے سال اس منصوبے کا دوسرا حصہ شروع کرے گا جس میں ساحلی علاقوں کی بولیوں کا مطالعہ کیا جائے گا۔

(بقیہ: صفحہ 1، کالم 6 میں ملاحظہ کریں)

ہفتہ وار ’کتاب نما‘ کا آغاز، پہلے شمارے میں 12 نئی کتابوں پر تبصرے

ادارۂ فروغِ مطالعہ کے زیرِ اہتمام ہفت روزہ ’کتاب نما‘ کا پہلا شمارہ جمعرات 6 نومبر 2025 کو شائع ہوا۔ 32 صفحات پر مشتمل اس شمارے میں 12 نئی کتابوں پر تبصرے شامل ہیں۔ مدیر ڈاکٹر نسرین اختر قریشی نے کہا کہ ’ہم چاہتے ہیں کہ قاری کو ہر کتاب کے بارے میں اتنا معلوم ہو کہ وہ خود فیصلہ کر سکے‘۔ ادارہ ہر ہفتے 10 نئی کتابوں کا انتخاب کرے گا۔

(باقی: صفحہ 11، کالم 27 میں ملاحظہ کریں)

ریلوے پھاٹک پر حادثہ، 3 مسافر زخمی

ریلوے پھاٹک نمبر 14 پر منگل کی صبح ایک مسافر وین ٹرین سے ٹکرا گئی۔ 3 مسافر زخمی ہوئے۔ ریسکیو 1122 کے مطابق زخمیوں کو تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال منتقل کیا گیا۔ ڈرائیور کی حالت تشویشناک ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق پھاٹک بند تھا۔

(باقی: صفحہ 11، کالم 27 میں ملاحظہ کریں)

ضلعی کونسل کا سالانہ بجٹ 4 ارب 20 کروڑ روپے منظور

ضلعی کونسل کے اجلاس میں سالانہ بجٹ 4 ارب 20 کروڑ روپے منظور کر لیا گیا۔ بجٹ میں 1 ارب 15 کروڑ روپے ترقیاتی منصوبوں کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ اجلاس کی صدارت چیئرمین ضلعی کونسل نے کی۔ اپوزیشن نے بجٹ کو ناکافی قرار دیا۔

(باقی: صفحہ 11، کالم 27 میں ملاحظہ کریں)

ہفتہ وار ’کتاب نما‘ کا آغاز، پہلے شمارے میں 12 نئی کتابوں پر تبصرے

ادارۂ فروغِ مطالعہ کے زیرِ اہتمام ہفت روزہ ’کتاب نما‘ کا پہلا شمارہ جمعرات 6 نومبر 2025 کو شائع ہوا۔ 32 صفحات پر مشتمل اس شمارے میں 12 نئی کتابوں پر تبصرے شامل ہیں۔ مدیر ڈاکٹر نسرین اختر قریشی نے کہا کہ ’ہم چاہتے ہیں کہ قاری کو ہر کتاب کے بارے میں اتنا معلوم ہو کہ وہ خود فیصلہ کر سکے‘۔ ادارہ ہر ہفتے 10 نئی کتابوں کا انتخاب کرے گا۔

(باقی: صفحہ 11، کالم 27 میں ملاحظہ کریں)

ریلوے پھاٹک پر حادثہ، 3 مسافر زخمی

ریلوے پھاٹک نمبر 14 پر منگل کی صبح ایک مسافر وین ٹرین سے ٹکرا گئی۔ 3 مسافر زخمی ہوئے۔ ریسکیو 1122 کے مطابق زخمیوں کو تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال منتقل کیا گیا۔ ڈرائیور کی حالت تشویشناک ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق پھاٹک بند تھا۔

(باقی: صفحہ 11، کالم 27 میں ملاحظہ کریں)

ضلعی کونسل کا سالانہ بجٹ 4 ارب 20 کروڑ روپے منظور

ضلعی کونسل کے اجلاس میں سالانہ بجٹ 4 ارب 20 کروڑ روپے منظور کر لیا گیا۔ بجٹ میں 1 ارب 15 کروڑ روپے ترقیاتی منصوبوں کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ اجلاس کی صدارت چیئرمین ضلعی کونسل نے کی۔ اپوزیشن نے بجٹ کو ناکافی قرار دیا۔

(باقی: صفحہ 11، کالم 27 میں ملاحظہ کریں)

صوتی تبدیلی اور قدیم بولیوں کے مطالعے سے ماہرین نے وادیٔ سرخاب کے نئے نام کی اصل دریافت کر لی

از: ڈاکٹر نسرین اختر قریشی

وادیٔ سرخاب کے نئے نام کی اصل کے بارے میں برسوں سے جو قیاس آرائیاں جاری تھیں، اب ان پر ایک مستند تحقیق سامنے آ گئی ہے۔ ماہرین کے مطابق نام کی جڑ نہ تو کسی بادشاہ کے لقب میں ہے اور نہ ہی کسی مذہبی روایت میں، بلکہ یہ خالص صوتی تبدیلی کا نتیجہ ہے۔ اس انکشاف نے ان لوگوں کو بھی حیران کر دیا ہے جو اس علاقے کی تاریخ کو اپنی گھٹی میں پیتے آئے ہیں۔

یہ تحقیق ڈاکٹر نسرین اختر قریشی کی سربراہی میں قائم ادارۂ لسانیات و ثقافت کے ایک خصوصی منصوبے کے تحت کی گئی۔ منصوبے کے ذمے یہ کام تھا کہ وادی اور اس کے گرد و نواح میں بولی جانے والی تمام بولیوں کا تقابلی مطالعہ کیا جائے۔ ٹیم نے 2 ہزار 3 سو 40 الفاظ جمع کیے، جن میں سے 1 ہزار 7 سو الفاظ ایسے نکلے جن کی آواز میں وقت کے ساتھ تبدیلی آئی۔ انہی الفاظ کے تجزیے سے یہ راز کھلا۔

ڈاکٹر نسرین اختر نے بتایا کہ پرانی بولی میں ’سرخاب‘ کا تلفظ ’سرکھاب‘ کے قریب تھا۔ وقت کے ساتھ ’ک‘ کی آواز نرم ہو کر ’خ‘ میں بدل گئی اور یہی تبدیلی نام کی شکل بدل گئی۔ ان کے بقول ’یہ کوئی اچانک واقعہ نہیں بلکہ نسلوں کے بولنے کا انداز ہے جو آہستہ آہستہ بدلتا گیا‘۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی تبدیلی دنیا کی کئی زبانوں میں عام ہے۔

اس تحقیق کا سب سے دلچسپ حصہ وہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ نام کا کسی بادشاہ یا فاتح سے کوئی تعلق نہیں۔ ڈاکٹر نسرین اختر نے کہا کہ ’ہم نے کسی بھی پرانی دستاویز میں کسی حکمران کا نام نہیں پایا جس سے یہ نام منسوب کیا جا سکے‘۔ ان کے مطابق یہ نام ہمیشہ سے جگہ کا نام رہا ہے، کسی شخص کا نہیں۔ یہ بات ان روایات کو بھی رد کرتی ہے جن میں کہا جاتا تھا کہ نام کسی فاتح کے لقب سے نکلا ہے۔

ادارۂ لسانیات و ثقافت کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں کبیر نے کہا کہ ادارہ اس تحقیق کو اسکولوں کے نصاب میں شامل کرنے کی تجویز دے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’بچوں کو یہ سکھانا ضروری ہے کہ نام یاد کرنا ہی کافی نہیں، ان کی اصل جاننا بھی اتنا ہی اہم ہے‘۔ ادارہ اگلے سال اس منصوبے کا دوسرا حصہ شروع کرے گا جس میں ساحلی علاقوں کی بولیوں کا مطالعہ کیا جائے گا۔

(بقیہ: صفحہ 1، کالم 6 میں ملاحظہ کریں)